

Decorative border at the top of the page.

الاراق اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

771



اشكاف

يعني

تذكرة

حضرت مولانا نور المشايخ فضل عمر قدس سره العزيز

مترجم

ضياء المشايخ حضرت ميرزا اسد الله خان المجدري فاروقى

Decorative border at the bottom of the page.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

مختصر تذکرہ حیات علامہ نور المشائخ رحمۃ اللہ علیہ

”ہر ایک کو فنا ہونا ہے اور صرف اللہ کی بزرگی اور تعظیم والی ذات باقی رہے گی“

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں، بڑا ہے جس کا ذکر بلند ہیں، جس کی صفیں، عزت والا ہے جس کا نام اور جس کی ربوبیت کے تذکرے زمین اور آسمان کر رہے ہیں۔ اور صلوة اور سلام اس کی بہترین مخلوق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور اصحاب پر اور اولیاء رسول پر جو متبع سنت ہیں

اما بعد یہاں ہم خادم شریعت محمدیہ اور عالم دین شیخ الاسلام والمسلمین قطب العارفین حضرت نور المشائخ فضل عمر رحمۃ اللہ علیہ مجددی فاروقی حنفی نقشبندی کے مختصر حالات زندگی پیش کر رہے ہیں آپ کی ولادت شنبہ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۲ھ کو افغانستان کے دارالسلطنت کابل میں ہوئی۔ سات سال کی عمر میں آپ نے قرآن پاک کی تعلیم پوری کی اور اس کے بعد فارسی اور دینیات کی تعلیم اس وقت کے

کبار علماء سے حاصل کرنے کیلئے مصروف ہو گئے۔ اور قلیل مدت میں آپ سے طلب علم کی رغبت اور فطری ذکاوت کا اظہار ہونے لگا چنانچہ آپ علوم معقول و منقول کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اٹھارہ سال کی عمر میں آپ اس سے کئی طور پر فارغ ہو کر ترقیہ نفس اور ریاضت روح کی طرف متوجہ ہو گئے اور والد ماجد جو چودہویں صدی کے مجدد کے درجہ میں تھے یعنی حضرت غلام قیوم قدس سرہ سے اس کی تعلیم لیتے رہے اور ایک محقر مدت میں اس کی بھی تکمیل کی اور نقشبندی کے سلسلہ کے مقامات ولایت صغریٰ اور کبریٰ خصوصاً ولایت محمدیہ پر فائز ہوئے۔

ان کے عظیم والد نے جب ان میں صحیح استعداد، ذکاوت اور قوی شخصیت کا مظاہرہ دیکھا تو ان کو بیعت کی اجازت عطا کی۔

حضرت نور المشائخ رحمۃ اللہ علیہ ایک نادر روزگار، امام کبیر اور دریائے ناپید کنار تھے۔ دقیق ترین مضامین کی گہرائیوں پر انکی نظر تھی۔ ثناقب نظر اور وسیع المعرفت تھے۔ پاک دل اور اخلاق حمیدہ سے مزین تھے۔ علم اور علماء سے محبت فرماتے تھے، فقرار اور مساکین پر مہربان تھے اور خود زاهد و عابد اور مجاہد فی سبیل اللہ تھے۔ ان کا نصب العین مسلمانوں کو ان کی سھلائی کی باتوں کی ہدایت تھا۔ مسلمانوں کی تکالیف پر رنجیدہ ہو جاتے تھے اور ان کی کامیابیوں پر خوش، مسلمانوں کو اتحاد

باہمی اور اتباع قرآن اور سنت کی تلقین فرماتے تھے۔

لوگوں کو جب ان کی بے پناہ شخصیت کا اندازہ ہوا تو ان کے آس پاس جمع ہو گئے اور ان کے دریائے علم سے سیراب اور انکے فیض و برکات سے مستفید ہونے لگے۔ لوگ اپنی مشکلات کا حل ان سے پوچھتے اور ان کی مجلس میں بیٹھ کر اپنے غموں کو بھلا دیتے تھے۔ حضرت ہی تھے جنہوں نے سب سے پہلے علم جہاد بلند کیا اور جنگ الاستقلال... افغانستان میں شریک ہوئے۔ افغانی لشکر کی فتح اور کامیابی میں انکا بہت بڑا حصہ تھا۔ انہوں نے ہی افغانی قبائل کو ایک مرکز پر جمع کیا جس پر سابق شاہ امان اللہ نے انہیں نور المشائخ کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ اس طرح آپ ایک عظیم قائد اور زعمیم بن گئے۔ جب بھی ملک کو مشکلات کا سامنا ہوتا حکام اور اہل امان کے پاس آتے اور حضرت کے مفید مشوروں سے مستفید ہوتے۔

اس کے باوجود حضرت رحمۃ اللہ علیہ نہایت درجہ حلیم اور متواضع تھے، سخی اور کریم النفس تھے؛ ہمیشہ ذکر الہی میں مشغول رہتے اور مالوں کو کتاب اور سنت کی پیروی کی اور اعتصام بحبل اللہ المتین کی ترغیب دیتے تھے تاکہ مغرب و مشرق کے مسلمان متحد ہو کر ایک جامع قوت کے مالک بن جائیں۔

آخرش یہ شعاع جو الہ ندائے الہی کو لبیک کہتے ہوئے شنبہ ۲۵
محرم الحرام ۱۳۷۷ھ کو بچھ گیا۔ افسوس صد افسوس کہ سورج ہماری
آنکھوں سے اوجھل ہو گیا اور دنیا ہماری آنکھوں میں اندھیر ہو گئی۔
آنکھیں اشکبار ہیں اور دل ان کے فراق میں رنجیدہ، علم انکے کفن
میں پوشیدہ ہو گیا۔ اور فضل ان کے ساتھ دفن ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ
نے جس طرح دنیا میں انھیں منزلت عظیم عطا کی تھی، آخرت میں بھی
مراتب عالیہ نصیب کرے۔ آمین!

حضرت محمد ابراہیم المجددی لفاروقی خلف حضرت محمد صلی اللہ علیہ
نے جو خطبہ فارسی میں حضرت نور المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پڑیا تھا اسکا ترجمہ

سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے زمینوں اور آسمانوں کو
پیدا کیا اور نور و ظلمت کی تخلیق کی۔ پھر بھی کفار اپنے رب کے منہ پھیر رہے ہیں
وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور موت کا وقت مقرر کیا
پھر بھی تم شک میں پڑے ہوئے ہو۔ اور صلوٰۃ و سلام سید المرسلین پر
اور ان کی آل و اولاد پر جو بڑے فضل والے ہیں۔ کوئی بھی مصیبت اللہ کے

حکم کے بغیر نہیں آتی۔

مرگ صاحب دل جہانے را دلیل کلفت است

شمع چوں خاموش گردد داغ محفل می شود

ترجمہ: — کسی صاحب دل کی موت پوری دنیا کے لئے

تکلیف کا باعث ہے؛ شمع جب خاموش ہو جاتی ہے تو داغ محفل

بن جاتی ہے۔ (یعنی اللہ والوں کی موت دنیا والوں کیلئے مصیبت کی

دلیل ہے، بالکل اسی طرح جس طرح شمع کے بجھ جانے سے اہل محفل

کو رنج ہوتا ہے)۔

آج دُنیا سے اسلام اور خاص کر اہل افغانستان ایک ایسی بزرگ

ہستی اور روحانی پیشوا سے محروم ہو گئے جن کی مثال دُنیا میں کم نظر آتی ہے

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

سالہا در کعبہ و بت خانہ می نالہ حیات

تا زبزم عشق یک دانائے راز آید برون

بروز ہفتہ ۷، رجمادی الاول ۱۳۹۲ھ قمری حضرات مجددیہ شوربازا

کے خاندان میں ایک بزرگ ہستی آفتاب کی مانند اقبال اور سعادت

ہدایت اور عرفان کے ساتھ وجود میں آئی جن کی رہبری اور فیض کے نور

سے تمام جہاں روشن اور منور ہو گیا۔ یہ بزرگ شخصیت جو عالمی ہمت

شریف النسب، صاحب القدر البازخ مولانا و مرشدنا حضرت نور المشائخ صاحب قدس سرہ کی ذات بابرکات تھی۔ عالم طفلی میں ہی آپ کی پشیمانی مبارک پر ولایت کے آثار چھلکتے تھے۔ آپ نے محض قلیل عرصہ میں اس زمانہ کے جلیل القدر اساتذہ سے اور مشہور علماء سے تحصیل علم سے فراغت حاصل کر لی۔ عرصہ نہیں گذرا کہ یہ عالم ربانی اور عارف یزدانی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کے حقیقی معنوں میں جانشین ہو گئے اور رشد و ہدایت کے مسند پر جلوہ افروز ہو کر سلوک کی تعلیم اور تصوف کی تعلیمات کی اشاعت فرمانے لگے۔ افغانستان کے علاوہ ہندوستان، پاکستان، ایران، حجاز، شام وغیرہ ممالک میں آپ کے بیشمار مریدیں اور عظیم الشان خلفاء کثرت سے موجود ہیں۔ ہزاروں طالبان حق آپ کے فیوض اور برکات سے فیضیاب ہوئے اور اعلیٰ مدارج اور مراتب تک پہنچے۔

طریقہ نقشبندیہ، مجددیہ، معصومیہ قیومیہ معرفت کے عظیم الشان طریقے ہیں ان کو حاصل کرنے کے بعد آپ اپنے قیمتی وقت کو اور پاک نفس کو ہمیشہ اللہ جل شانہ کے ذکر میں مشغول رکھتے اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک اللہ کی یاد سے کبھی بھی غافل نہ ہوئے۔ طریقہ سنت در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کرنا اور بدعت

کو مٹانا آپ اپنا دینی فرض جاننے اور اپنے پیروں کو ان پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

دینی اور روحانی پیشرا کی حیثیت سے آپ نے اپنی زندگی میں اپنے وطن عزیز میں اجتماعی طور پر بڑی بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں جہاد استقلال افغانستان بھی شامل ہے۔ دنیا میں جہاد استقلال عظیم ترین دینی اور ملی مجاہد تھا۔ آپ خود بہ نفس نفیس جنوبی و زیرستان کے محاذ پر اسلام اور افغانستان کے دشمن کے مقابلہ کے لئے تشریف لے گئے۔

اپنی جان اور اپنا تمام مال دین اور وطن کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ چنانچہ اس مہم میں آپ کی مجاہدانہ تداویر اور آپ کے روحانی اثرات کی وجہ سے فتح اور نصرت نے آپ کے قدم چومے اور آپ کی مقبولیت عامہ اور اعلیٰ کارکردگی کے صلہ میں آخر کار آپ کو نور المشائخ کا خطاب دیا گیا۔

وطن کی آزادی کی جنگ میں اور بالخصوص اعلیٰ حضرت محمد نادر شاہ کی شہادت کے موقع پر آپ ہی نے اندرون ملک نظم اور نسق کو بحال رکھنے کی خدمت انجام دی اور داخلی انقلابات کی مہم میں اپنے نمایاں اور قابل قدر خدمات انجام دیں۔ یہ بات ملک کے تمام طبقوں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ سب سے بڑی خدمت جو آپ نے دنیا کے اسلام اور

علم و عرفان کی توسیع کے لئے انجام دی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے غزنی میں ایک عظیم الشان دینی درسگاہ جس کا نور المدارس ہے، قائم کیا جہاں سے تقریباً پانچ سو طلباء بطریقہ تعلیم شبینہ علم دین سے فیضیاب ہوئے ہیں اور ڈھائی سو پڑوس اب تک فارغ التحصیل ہوئے۔

ان دینی اور ملی خدمات کے علاوہ اپنے ولولہ انگیز اور آتش فشاں مواعظ اور خطبوں کے ذریعہ ہزاروں کی تعداد میں اہل فغانستان کو جمع کر کے فلسطین کے عربوں کی معاونت کیلئے فلسطین روانہ کیا تاکہ وہاں کے مجاہدین کے ساتھ شریک جہاد ہوں۔

آپ میں فطری طور پر اعلیٰ احساسات اور اسلامی شان کی صفات بدرجہ اتم نمایاں تھیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے کسی حصہ کے مسلمانوں کی تکلیفوں اور مصیبتوں کا حال معلوم ہوتا تو آپ کو قلبی اور روحانی صدمہ پہنچتا اور آپ اپنے آپ کو ان کا شریک حال تصور فرماتے اور بارگاہِ الہی میں ان کے لئے اپنے دل کی گہرائیوں سے ان کی مصیبتوں، اور پریشانیوں سے خلاصی کے لئے دعا فرماتے۔ آپ کے دل میں تمام دنیا کے مسلمانوں کی بھلائی کے ماسوا کوئی آرزو نہیں تھی۔

عوام کی دوسری جنگ جس کا لویہ جرگہ نے افتتاح کیا تھا، ان ہی رہبر عظیم الشان اور روحانی پیشوا نے اپنی ولولہ انگیز اور مسحور کن جامع

تقریر کے ذریعہ اپنا فیصلہ لایو یہ جرگہ کے سامنے اس مشفقانہ اور منصفانہ انداز میں اعلان فرمایا کہ طرفین نے اسے قبول کر لیا اور اس طرح معاملہ حسن و خوبی کے ساتھ رفت و گزشت ہو گیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حکومت افغانستان کے استحکام کے لئے جائز قوانین کے نفاذ کیلئے اور ملی اتحاد کے لئے آپ نے اپنی خداداد لیاقت سے قابل قدر خدمات انجام دیں۔

انہی عظیم الشان پیشوا اور اسلام کے برگزیدہ علمبردار نے ہمیشہ عالم اسلام کیلئے مسلمانوں کو وحدت فرمائی۔ اس سلسلہ میں بھی کوشاں رہے کہ اتحاد اور اخوت اسلامی کی بنیاد قرآنی احکام کے عین مطابق مضبوط ہو جائے اور اسلام کا سارے جہاں میں بول بالا ہو۔ آپ اپنے اکثر خطبوں میں ارشاد فرماتے کہ جس تمدن کی اساس مادیت پر استوار ہوگی اس میں ہرگز دیر پا امن قائم نہیں رہ سکتا۔ حقیقی امن تو صرف اسلامی تمدن میں ہے۔ چنانچہ ماضی کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔

آپ کی ذات قدسی صفات نے ہفتہ کے دن ۲۵ محرم الحرام کو ۷۳ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک فرمایا اور اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

آج کے دن ہم لوگوں نے حسرت اور غم کے ساتھ تابوت مبارک

سپر د خاک کیا اور آپ کے داغ مفارقت میں اشکبار ہوئے۔

وَاللّٰهُ لَقَدْ اَكْفَنَ الْعِلْمَ بِاَكْفَانِهِ

وَاَدْفَنَ الْفَضْلَ بِاِذْفَانِهِ

اللہ کی قسم ان کا کفن عیلم کا کفن بن گیا

اور فضل ان کے دفن کے ساتھ دفن ہو گیا

آپ کی ظاہری موت سے آپ کے تصرفات باطنی کا ہرگز خاتمہ

نہیں ہوا۔ میری خدائے بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ مجھے، آپ کے تمام

پیروؤں اور آپ سے نسبت رکھنے والوں کو آپ کی روحانیت کی برکت

سے شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ارشادات کے

مطابق مکمل طور پر عمل کرنے کی قدرت اور توفیق عطا فرمائے۔ بِمِثْلِهِ

وَكَرَمِهِ۔

آخر میں جن لوگوں نے حضرت محترم کی تجہیز و تکفین میں شریک

ہو کر اپنے دینی فرائض ادا کئے اور تمام خاندان مجددی کے عہد میں

شریک حال ہوئے ہیں ان کا مشکور ہوں اور اللہ تبارک تعالیٰ سے

دست بہ دعا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو اجر

جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

ازاثر طبع فاضل محترم و شاعر عرشیدو بیان موج لاناقریب بخاری

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ﷺ

اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کے رسول ہیں۔

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو کلام اور حکمت کا الہام کرتا ہے۔
 اور انبیا اور احکام کا بھیجے والا ہے۔ و ملک العلام جس کی انتہا کو کوئی
 عالم نہیں پہنچ سکا۔ وہ ایک ہے اور بے نیاز ہے اور سلام ہے جسکی حد کا
 اندازہ حکما نہیں لگانے کے لئے اللہ! رسول مودود محمد محمود اور ان کی
 آل و اصحاب مطہر پر درود و سلام نازل فرما۔

محرر نے امام ہمام کی رحلت پر جو نظم لکھی ہے اسکے مصرعوں
 میں حضرت کے اسم مبارک کی تصریح نہیں کی ہے کیونکہ حضرت کا نام
 بلند ہے جس میں کسی قسم کا اہمال نہیں ہے۔ علاوہ بریں انکے علم و عمل
 حلم و کرم اور عدل و ورع سے ہر شخص واقف ہے۔ وہ حضرت مصلح او
 اصلح ہیں، مکمل اور اکمل ہیں اور عالم و اعلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام رحمتیں
 ان پر نازل فرمائے اور اچھا معاملہ فرمائے۔

امام رسل کے مسلک پر چلنے والے تھے
 ستر علم الادم کے واقف کار تھے
 ہر حال میں اللہ کی حمد کہنے والے تھے
 علوم کامل الرامی تھے
 ان کے درس میں کلام اللہ کا جادو تھا
 رسول امم کی راہ کے مدرس تھے
 ہوس کو چھڑانے کی راہ کے مدار تھے
 راہ کرم کی ہمیشہ دم اساس تھے
 صحیح مسلم کی درس گاہ کے عالم تھے
 انسانی علم میں اکمل تھے
 ان کے کلام میں اک سحر حلال تھا
 ان کا الہام موتیوں کی لڑی تھا
 اسم اللہ ان کے دل میں راسخ تھا
 مچھلی کی طرح ہر پانی میں راہ کر لیتے تھے
 سالک کے دل کی چمک کو چمکانے والے تھے
 صاحب ہمت اور صاحب عدل لوگوں کے سردار تھے
 ان کا دل کمال رسول کا مطالع تھا

اُن کا دم دلوں کے زخم کا مرہم بھتا
 اگر سونے کا پہاڑ دیدیں تو یہ ان کا حق تھا
 مگر حر لیں آدمی نے صرف درم مانگا
 دنیا کا چاند نیر آفتاب کے مانند تھے
 مصالح کل اور اصلاح عالم تھے
 اُن کی تعریف اگر ادا کرنی ہو تو
 سوؤں سے بھی اس کیلئے کم ہیں
 افسوس صد افسوس موت نے
 انھیں عدم کی سواری پر سوار کر دیا
 اُن کی تعریف نے محترم میں
 اُن کی موت کو اللہ کا محرم بنا دیا
 اللہ اُن پر وسیع رحمت فرمائے
 اور ان کے لئے جو بہتر ہو وہ معاملہ فرمائے
 قربت کی قلم نے سال وصال لکھا
 اور دو مصرعوں میں اُسے پورا کیا
 ہر مصرع پر میرے کلام کو
 اُن کا سال وصال بھی لکھے دیا

مشرقیہ شاعر شہید وطن آقائی محمد ابراہیم خان خلیل (اردو ترجمہ)

الْإِنِّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَهُ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

جناب فضل عمر جو مجدد دیوں کا انتخاب تھے

قطب دوراں اور مرشد کامل تھے

ان کے مرید و معتقد اور مخلصین حد سے زیادہ تھے

ان کے علم و فضل اور ولایت کے دنیا والے قابل تھے

خدمت خلق رشد ہدایت اور حق کی اطاعت سے

عمر کے تہتر سالوں میں وہ عنافل نہ تھے

دین و قوم اور وطن کے عنم خوار تھے

خدمت اسلام ہی کی طرف مائل تھے

غزنی میں مدرسہ دین اسلام کی بنیاد رکھی

جس سے بہت سے عالم و فاضل پیدا ہوئے

دوسری بھی بہت سی چیز کی بنیادیں پیچھے چھوڑیں

جو ہر عاقل کے سامنے آفتاب کی طرح روشن ہیں

جنگ استقلال میں کمال شجاعت دکھانے پر

حضرت کو نورالمشائخ کا خطاب حاصل ہوا
 وطن کو جب خطرات پیش آئے تو عقل سلیم سے
 مہمات اور مشکل کو حل فرمایا
 سخی تھے، صاحبِ عبیب و قارا و صاحبِ عزم ثبات
 روشن چہرہ، عمدہ عادتوں والے اور روشن دماغ تھے
 افسوس کہ وہ عارف و مدبرِ ملک
 ہزار حریف کہ وہ ہر سائل کو فیض بخشنے والے
 جس طرح چاند اور سورج نور ابر میں چھپ جاتے
 اسی طرح وہ بھی خاک میں روپوش ہوئے
 صاحبِ لولاک اور آنکے آل و اصحاب کے صدقہ میں
 اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں ان کے شامل حال کرے

خلیل نے ان کی رحلت کا دن مہینہ اور سال لکھا
 پچیس^{۲۵} محرم کو وہ واصل بحق ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از اثر فاضل محترم مولوی عبد القیوم صاحب قندھاری (اردو ترجمہ)

تمام حمد اللہ تبارک تعالیٰ کی ذات اقدس کیلئے ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، اما بعد حضرت نور المشائخ صاحب نور اللہ مرقدہ کا وجود اللہ کا ذکر کر نیوالوں کے دل کا لونا تھا۔ اپنی زندگی میں وہ اللہ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت تھے۔ اور اللہ کے عطایا میں سے ایک دین تھے۔ یہ بزرگ ربانی جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر عارف تھے صرف ایک ہی توجہ شریف میں طالب صادق کو فنا کے قلبی بلکہ فنا کے نفسی کی منزل طے کرا دیتے اور لطائف خمسہ جو عالم امر سے عبارت ہیں۔ قلب روح اور ستری و خفی اور اخفی سے اللہ کا ذکر جاری ہو جاتا۔ اور آپ کی توجہ عالیہ کے ذریعہ طالب صادق کشف، الہامات، النوار استغراق اور تجلی سے مشرف ہو جاتے یہاں تک کہ آپ کی پہلی

ہی توجہ مبارک کے اثر سے طالب رشید برق تجلیات سے اس مقام پر پہنچ جاتے جو ولایت سہ گانہ کے اوپر ہے۔ آپ کی ذات پر انوار اور ستر حلقہ ابرار دوسری بار توجہ کے ذریعہ طالب صادق کو اس مقام پر پہنچا دیتے جہاں بندہ اللہ کی ذات اقدس میں جذب (فنا فی اللہ) ہو کر مسرور اور مشرف ہوتا ہے یعنی اس مقام میں دنیا سے کٹ کر دٹوٹ کر، اس کے باطن میں صرف اللہ ہی کی ذات پاک کا وجود ہوتا ہے اور اللہ کی ذات میں جذب ہو جاتا ہے۔ یہ طالب کیلئے عالی مقام ہے۔ شیخ کامل کی توجہ کے بغیر اس منزل تک پہنچنا مشکل ہے۔

بے عنایات حق و خاصان حق

گر ملک باشد سیاہتشر ورق

یعنی اللہ تبارک تعالیٰ اور اللہ کے خاص بندوں کے بغیر اس مقام تک پہنچنے کیلئے سعی کرنا، اگر فرشتہ بھی ہو تو اس کا ورق سیاہ ہی رہے گا۔ حضور کی ذات پر انوار بمصداق آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جو ذیل میں درج ہیں ان کے مطابق تھی۔

۱۱، الْاِیْمَانُ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
الَّذِينَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰتِ الدُّنْيَا

یعنی۔۔۔ جو اللہ کے دوست ہیں اُن پر نہ کسی قسم کا غم ہے اور نہ ہی رنجیدہ ہوں گے جو لوگ ایمان لائیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں اُن کی دنیاوی زندگی میں خوش خبری ہے

۲۔ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ۔

یعنی۔۔ اللہ کا قرب وسیلہ سے حاصل کرو۔

۳۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لَنْتَ لَهُمْ وَيَطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا۔

یعنی۔۔ اللہ کی رحمت سے آپ اُن کیلئے نرم ہو گئے۔ وہ لوگ اللہ کی محبت میں مساکین، یتامی اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

افضل الاعمال المحب في الله والبغض في الله۔

یعنی۔۔۔ سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ اللہ ہی کے لئے محبت ہو اور بغض بھی اللہ ہی کے واسطے ہو۔

اللہ ہی کے واسطے محبت اور اسی اللہ ہی کی خاطر بغض یہ صفت بھی آپ کی ذات شریف میں موجود تھی۔

اور فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ ہم لوگوں کی مجلس میں صرف اللہ ہی کی رضا جوئی کے لئے شریک ہوتے تو ہمیں بھی انکی ناز برداری

کرنا چاہیے۔

عليها وعلينا الترحمة والفران
قال عليه الصلوة والسلام بدأ الإسلام
غريباً وسيعود غريباً فطوبى للغرباء هم الذين يصلحون
ما أفسد الناس من بعدى من سنتى۔

یعنی — اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں پر
ہی لوٹے گا، پس غریبوں کو مبارک ہو۔
یہ وہ لوگ ہوں گے جو اصلاح کریں گے میری سنتوں سے
جن کو لوگوں نے میرے بعد بگاڑ دیا ہوگا دگمراہ کر دیا ہوگا۔
حضرت نور المشائخ صاحب رحمۃ اللہ نور اللہ مرقدہ
کما نور اللہ قلوب الذاکرین بذکر اللہ اور شرح صدور العارفین
بمعرفت اللہ تھے اور شب و روز طریقہ سنت جاری کرنے میں
بدعتوں کو مٹانے میں، دینی علوم کی اشاعت میں اور خدائے
واحد کی معرفت میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔

محیط علم و ادب آفتاب عز و علاستورہ صفات

حضرت نور المشائخ جناب فضل عمرہ

چونکہ حضرت نور المشائخ قدس سرہ حضرت امام ربانی مجدد
الف ثانی قدسنا اللہ بسره السامی کے پتے خلف اور ان کی نسبت
شریف کے حامل تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور
نائب تھے اسلئے آپ کی موت اور آپ کے جنازہ کی شان اور کیفیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات اور جنازہ کی شان کا نمونہ
تھی اور ایک عظیم الشان اسلامی اجتماع کا جلوہ نظر آتا تھا جس
گرم جوشی اور پر خلوص اسلامی جذبہ کے تحت مسلمان آپ کی وفات
کے دن شریک جنازہ تھے۔ اس کو احاطہ تحریر اور تقریر میں لایا نہیں
جاسکتا بلکہ حاضری اور مشاہدہ سے تعلق رکھتا تھا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ ۝ اللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنْ مَّصِيْبَتَا

واخلف لنا خيرا منها آصين۔ یعنی۔ اے اللہ ہمیں اس مصیبت

سے نجات عطا فرما اور انکے پیچھے اُن سے بہتر ہمیں عطا فرما۔

53509

ماہ جہاں نشستہ عالم سیاہ گشتہ

تلخ است زندگانی نور المشائخ ما

اس طرح کی نادر الوجود اور عظیم الشان اسلامی شخصیت

جو علم ظاہر اور باطن میں کامل ہو اور دنیا کو ہدایت کے نور سے

منور کر سکے مدتوں اور قرونوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث کے مراد

«العلماء ورثة الانبياء»

یعنی علماء دین روحانی انبیاء علیہ السلام کے وارث ہیں۔

وہ لوگ ہیں جو علوم ظاہری اور باطنی سے بہرہ ور ہوں۔ علم ظاہر

باطنی علم کے بغیر نامکمل ہوتا ہے اور باطنی علم بغیر ظاہری علم کے نافرما

جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ وعلینا الرحمۃ والغفران

نے فرمایا ہے۔

جن لوگوں نے بھی آپ کی دنیاوی زندگی میں محبت، خلوص

اور عقیدت کے ساتھ آپ کی صحبت کا شرف حاصل کیا اور آپ کے

طریقہ میں داخل ہوئے اور فنا اور بقا کا مقام جو ولایت کی اول منزل

ہے وہاں تک رسائی حاصل کی تو وہ منزل مقصود کو پہنچ گئے۔ انسان

کے لئے لازم ہے کہ باطنی اشغال میں مداومت قائم رکھے اور جہاں

تک ممکن ہو آپ کی مزار مبارک سے زیادہ زیادہ قربت رکھے اور آپ کی

مزار پر انوار کی زیارت کا شرف حاصل کرے اور آپ کے فیوض اور برکات سے مستفید ہوتا رہے اور آپ جیسے روحانی بزرگ کے نقش قدم پر چلے اور طریقہ سنت کو محکم طور پر اختیار کرے۔ اصل کام یہی ہے اور باقی بیچ۔

حضرت نور المشائخ قدس سرہ کا مزار پر انوار موضع قلعہ جواد کابل میں واقع ہے۔ ان دنوں سرہند شریف کے فیوض اور اثرات بدرجہ اتم یہاں محسوس کئے جاتے ہیں۔ اگر اس سرزمین پاک کو سرہند شریف ثانی کے نام سے موسوم کیا جائے تو بجا ہوگا اسلئے کہ اس سرزمین پاک میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ کے خاص ولی کا مزار مبارک ہے چونکہ یہ سرزمین حقیقت میں اللہ جل سلطانہ کی رحمت کی مظہر ہے اسلئے طالبین کیلئے مناسب ہے کہ خواہ وہ قریب ہوں یا دور ہوں یا جہاں کہیں بھی ہوں آپ کی مزار مبارک کی زیارت کریں اور ان روحانی بزرگ سے روحانی فیض حاصل کریں اور مستفید ہوں اور جس شخص نے آپ کی حیات میں ملاقات کا شرف حاصل نہ کیا ہو اور بیعت حاصل نہیں کی ہو تو وہ صدق دل سے آپ کی مزار کی زیارت کرے۔ انشاء اللہ منزل مقصود کو پہنچ جائے گا اور یقینی طور پر فیض یاب ہوگا۔

دادم تراز گنج مقصود نشان
 گرمانر رسیدیم تو شاید برسی
 خزانہ مقصود کی ہم نے نشانہ ہی کر دی ہے۔
 اگر ہم نہ پہنچ سکے تو شاید آپ پہنچ جائیں
 آپ کی نسبت شریف آپ کے خاندان عالیہ میں اب بھی
 موجود ہے۔

الحمد لله ثم الحمد لله على ذلك وعلى جميع
 نعمائه وابقى الله هذه النسبة الشريفة
 في اولادنا الى يوم القيمة .

یعنی — اس بات پر اور اس کی تمام نعمتوں پر اللہ
 تعالیٰ کا شکر ہے اللہ تعالیٰ اس نسبت شریفہ کو آپ کی اولاد میں
 قیامت تک باقی رکھے آمین !

اللهم انشر هذه النسبة الشريفة في اولادنا
 واولاد اولادنا وجميع بلاد المسلمين
 الى يوم الدين

بحرمة نبى العربى القریشى عليه و
 على آله واصحابه من الصلوة افضلها و

من التسليمات اكملها الى يوم الدين. آمين!

یعنی — اے اللہ نسبت شریفہ کو ہماری اولادوں اور اولاد کی اولادوں اور تمام بلا و المسلمین میں قیامت تک پھیلا دے۔ بجزمت نبی عربی القریشی علیہ و علی آلہ واصحابہ من الصلواة افضلها ومن التسليمات اكملها الى يوم الدين.

حضرت نور المشائخ کی ایک تقریر جو آپ نے جہاد و استقلال افغانستان شروع ہونے پر لائیت جنوبی پکیتیا کے مجاہدین کے سامنے مزار قدوہ بانی حضرت روحانی قدس سرہ پر فرمائی (الاشعبان المعظم ۱۳۳۴ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله. لقد جاءك رسلكنا بالحق وامرسل رسلكنا بالهدى ودين الحق لينظروا على الدين كله ولو كره الكافرون اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً

عبدًا ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تسلیماً
 کثیراً کثیراً۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ یا ایہا الذبی جاہل
 الکفار والمنافقین واغلظ علیہم وقال اللہ تعالیٰ ولن یجعل
 اللہ الکافرین علی المؤمنین سبیلاً۔

ترجمہ:۔۔۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں
 اس کی ہدایت کی اور اگر وہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ
 پاتے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق کا پیغام لیکر
 تشریف لائے اور اس نے اپنے انبیاء و دین حق کے ساتھ بھیجے
 تاکہ یہ دین دیگر تمام دینوں پر غالب آجائے۔ اگرچہ یہ بات کافروں
 کو بری معلوم ہو۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
 وہ اکیلا اور لا شریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔
 اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل واصحاب پر بے شمار درود اور سلام
 نازل فرمائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اے نبی کفاروں اور منافقوں
 سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو" نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

” اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے مسلمانوں پر غلبہ کی کوئی سبیل نہیں ہونے دے گا۔“

برادرانِ حقیقی اور دینی بھائیو! اللہ تبارک تعالیٰ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اس کے خاص بندے ہیں جہاد کی تاکید فرماتا ہے اور کفار اور منافقین پر سختی کرنے کا حکم دیتا ہے، نیز مسلمانوں کے وہ علاقے جن پر کافروں کا قبضہ ہے انکو واپس لینے کا اور ان پر مکمل طور پر اختیار حاصل کرنیکا حکم دیتا ہے۔

میں آپ تمام دینی بھائیوں اور بہنوں کے سامنے جو کلمہ طیبہ کے واسطے سے ایک وجود کی طرح ہیں بہ آواز بلند اعلان کرتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت شاہ افغانستان سیف الملت والدین امان اللہ خان نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے افغانستان کی آزادی کو مسلمانوں اور ملت افغانیہ کی خاطر، قربانی دے کر انگریزوں کے استعمار سے آزاد کرالیا جائے۔ اگرچہ مملکت افغانستان سلا بعد نسل ہر اعتبار سے مستقل اور آزاد تھی اور انشا اللہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ لیکن جنگ میوند کے بعد انگریزوں کے چلے جانے پر انہوں نے اپنی فریب کاریوں سے امراء وقت پر ایسی پابندیاں لگادی تھیں

جو ہماری داخلی اور خارجی آزادی کے منافی تھیں، اس سلسلہ میں ملت افغانستان نے بار بار چاہا کہ اس خیالی غلامی کو بھی صفحہ تاریخ سے مٹا دیا جائے مگر پھر بھی اس وقت کے بعض صاحب اقتدار لوگ جو انگریزوں کے جھوٹے وعدوں کے فریب میں آچکے تھے عوام کو دبا دیتے تھے، آج جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے شاہ امان اللہ غازی کی خاطر ملت کے عینور افغان مسلمانوں کے فرزندوں نے خواہ وہ عورت ہوں یا مرد تمام نے کمر بہت باندھ لی ہے اور یہ طے کیا ہے کہ آزادی کے مشاہدہ رینا کو خون کا آخری قطرہ تک بہا کر حاصل کر لیا جائے۔

فقیر داعی اسلام آپ سے گزارش کرتا ہے کہ ان دنوں ممالک اسلامیہ کا شیرازہ منتشر ہو چکا ہے اور وہ یا تو محکوم یا نیم محکوم ہیں؛ اللہ کی رسی کو جو مضبوط اور غیر متزلزل ہے نہیں پکڑتا اسلامی شریعت میں بنیادی طور پر مسلمانوں کا، بیخبروں کا، غیر مسلموں کا، محکوم ہونا قطعاً ممنوع ہے اور حریت اسلامی کے قطعاً خلاف ہے۔ اسی لئے مسلمانان افغانستان اور موجودہ حکومت کسی قسم کی غلامی کو خواہ وہ برائے نام ہی کیوں نہ ہو دینا اور ایماناً قبول نہیں کرے گی۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ مملکت افغانستان

جس کی بنیاد غازی احمد شاہ ابدالی نے قرآن کے اساس متین پر رکھی تھی، اُس وقت سے آج تک وہ اسلامی مملکت رہی ہے اور اسی طرح متعارف ہے، اسلام میں غلامی، آزادی اور استقلال کی ضد ہے۔ اسی لئے از روئے شریعت آپ سے گزارش ہے کہ چونکہ افغانستان ابتداء تاسیس سے ہی ایک آزاد اور مستقل سلطنت ہے، اسلئے آج ہم اس آزادی کو جوانوں، بوڑھوں اور بچوں کے خون سے بلا امتیاز نسل و قومیت انگریزوں سے تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔ انگریزوں نے اپنے ملک انگلستان، میں جو چادر ہمارے لئے تیار کی ہے ہم اسے اپنے کاندھوں پر کبھی بھی نہیں ڈالیں گے۔

افغانستان کی خاک پاک کے میرے اسلامی بھائیو! آج ہم قرآن اور سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے حمایت حاصل کر کے اپنا دفاع کریں گے اور اپنی جان اور اپنے مال کی قربانی دے کر بیگانوں کے تسلط کو ختم کر ڈالیں گے، وہ نعرہ جو مرہٹوں کے خلاف ملت افغان نے بلند کیا تھا وہ نعرہ ہم آج پھر بلند کریں گے اور جس تکبیر سے اسی سال قبل کابل میں انگریزوں کی بنیادیں ہلا دی گئی تھیں وہی تکبیر آج دوبارہ ان کے کانوں تک پہنچائیں گے اور ہیوند کی فتح کی یاد ان کے سامنے تازہ کریں گے۔

آزادی کی وہ قبا جو مسلمانوں کو زندگی کے لئے عطا کی گئی تھی ہم چاہتے ہیں کہ ہم اسے زیب تن کر لیں اور دوبارہ غزنوی اور ابدالی اور ہوتکی کی سی شان و شوکت اجاگر کریں۔ فرشتے ہم پر رحمت بھیج رہے ہیں، انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کی سعید روحیں ہمیں دعائیں دے رہی ہیں۔ آج کا دن وہ تاریخی، اور امتیازی دن ہے کہ افغانستان دوبارہ خادم قرآن ہوگا اور خود کو صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے اسوۂ حسنہ کے مطابق بنالے گا۔ سبحان اللہ یہ کتنے بڑے فخر کی بات ہے کہ اگر شہید ہوئے تو جنت الفردوس میں ابدی زندگی ملے گی اور اگر فقیاب ہوئے تو غازی ہونے کی سعادت دارین حاصل ہوگی اور ایسی سعادت جس پر قدسی بھی رشک کریں گے۔

آج ملت افغان سپاہی ہو، جوان ہو یا بوڑھا ہو، خان ہو یا دیہقان ہو ہر ایک اس فیصلہ پر متفق ہیں اور ان کا یہ ملی نعرہ ہے کہ "اپنی جان و مال کی قربانی دیکر آزادی حاصل کر کے رہیں گے۔"

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد
فیرضائے الہی کی خاطر آپ کو دعوت دیتا ہے اور

یقین دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بشارت "وانتم الاعلون ان کنتم
 مؤمنین" کے مطابق اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے طفیل اللہ کی رحمت ہمارے شامل حال ہے۔ آج آپ کی تکبیروں
 کی گونج سے انگریز لندن میں لرزہ بر اندام ہے۔ اور تمام عالم
 اسلام آپ کی آواز پر لبیک کہہ رہا ہے۔ آپ کے آبا و اجداد
 اپنی قبروں میں آپ پر فخر کر رہے ہیں۔ آج کا وہ دن ہے کہ بوی
 شوہر کی اجازت کے بغیر معرکہ جہاد میں شریک ہو سکتی ہے۔ آج
 کا دن وہ ہے کہ آپ کی بند بھی عین عبادت ہے۔ مجھے فخر ہے کہ آج
 تمام افغان قوم نے غازی امان اللہ خان کی آواز اور نعرہ جہاد
 پر لبیک کہا ہے۔ جو نعرہ آزادی اور استقلال افغانستان کے
 لئے لگایا ہے اور سلیمان خیل کے چھ ہزار جانباز شریک جہاد
 ہیں۔ آج کے جہاد میں غزوہ بدر و تبوک کی شان نظر آرہی ہے،
 آج کے دن مسلمانان افغانستان کی ملت تمام متحد ہو کر ایک
 جسم کے مانند آزاد وجود ہو نیکا اظہار کر رہی ہے۔ انشاء اللہ فتح
 ہماری اور فرنگیوں کی شکست مقدر ہو چکی ہے، اللہ ہمارا
 حامی اور ناصر ہے اور وہی ہمارا نگہبان ہے تو پھر ہمیں کس کا
 خوف ہو سکتا ہے۔ ہماری نیت الحمد للہ صحیح ہے۔ ہمارا مقصد

اعلائے کلمتہ الحق اور آزادی وطن ہے۔

میں اور برادران احمد زئی، طوطا خیل منگل حاجی و مرہ
موزی و فروٹ تمام میری اور آپ کی اس بات پر متفق ہیں
چنانچہ سردار نادر خان عساکر افغانیہ کے کمانڈر انچیف
(سپہ سالار) اور میرے بڑے بھائی شاہ آغا صاحب جہاد
جنوبی میں مصروف جہاد ہیں۔ اللہ کی مدد و تمام مجاہدین کے
بھی شامل حال رہے جو دوسرے محاذوں پر جہاد استقلال
افغانستان میں مشغول ہیں۔ آمین!

اے خداوند کریم اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے طفیل میں ہمیں استقامت عطا فرما، ہمارے اتفاق
کو دوام عطا کر اور ہمیں فتح نصیب کر اور دشمنوں کے شر
سے ہمیں محفوظ رکھ۔ ربنا ولا تحملنا مالا لا طاقة لنا به و اعف
عنا و اغفر لنا و ارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم
الکافرين ۵ آمین!

حکومت برطانیہ کے پوسٹ کے جواب میں

مجلس ملی کبیر (لوئی جرگہ) کی طرف سے

حضرت نور المشائخ قدس سرہ کی جوابی تقریر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

ہم نمائندگان ملت افغانستان کو ہمارے موکلین کی طرف سے جو اختیارات دیئے گئے ہیں لوئی جرگہ کی نمائندگی کے لئے کابل آئے ہیں۔ افغانستان کے وزیر خارجہ کی طرف سے موجودہ عالمی سیاسی توڑ جوڑ کے سلسلہ میں آج تک جو بیانات دیئے گئے ہیں، ہم نے اپنے اجتماع میں ان پر پوری طور پر غور و خوض کیا اور اس کے بعد ہم یہ بیان دے رہے ہیں کہ حکومتِ اعلیٰ حضرت نے اب تک جو رویہ اور پالیسی اختیار کی ہے، ہم لوگوں کی منشاء کے مطابق ہیں اور ہم لوگوں کے نزدیک قطعی طور پر درست ہیں۔ ہم نمائندگان جرگہ افغانستان کی خواہش ہے کہ اصولی غیر جانبداری کو آج تک جس طرح

قائم رکھا گیا ہے، اس کی قطعاً تصدیق کرتے ہیں۔ افغانستان چاہتا ہے کہ معاہدہ حکومتوں اور خصوصاً اپنے ہمسایوں کے ساتھ امن اور صلح پر برقرار رکھے۔

لیکن ہم نمائندگان بموجب ہمارے موکلین کے عطا کردہ اختیارات کے اعلان کرتے ہیں کہ کوئی بھی مطالبہ اگر وہ ہماری آزادی اور استقلال کے منافی ہوگا، خواہ کسی جانب سے ہو اس پر بحث کرنے اور قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں یعنی افغانستان یا مملکت کا کوئی بھی حصہ کسی بہانہ سے کسی خارجی حکومت کو استعمال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اس بات کی بھی اجازت نہ ہوگی کہ فوجی ضرورتوں کیلئے وہ ہماری زمین یا فضائی سرحدوں سے استفادہ کرے یا دوراں جنگ میں کسی بھی امتیازی سلوک کی خواہش کرے۔ اور ہم اسے قطعاً غیر ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری حکومت کسی بھی غیر ملکی حکومت سے کوئی ایسا معاہدہ کرے جو ہماری غیر جانبدارانہ پالیسی کے خلاف ہو۔ اور اسی طرح کسی بھی خارجی حکومت کو کوئی موقعہ اور بہانہ سے اجازت نہ دی جائے کہ وہ حکومت افغانستان کے معاہدوں میں چھوٹے سے چھوٹا بھی جو تعین ہو چکا ہو اس میں مداخلت

کرے۔ اسکے علاوہ افغانستان کو یہ حق حاصل ہے اور اپنے اس حق کی افغانستان حفاظت کرے گا کہ وہ کسی بھی ملک سے سیاسی رشتے قائم کرے اور جو رشتے قائم ہیں ان کی نگہداشت کرے۔ ہمارے موکلین مذکورہ کی طرف سے دیئے ہوئے اختیارات کے ماتحت ہمارا یہ قطعی اور حتمی فیصلہ ہے۔ حکومت افغانستان کسی وقت بھی کسی غیر ملکی حکومت کے زیر بار نہ رہے گی۔ وہ آزاد اور ہمیشہ آزاد مستقیل رہے گی۔

ملت افغان متحدہ طور پر اپنے حقوق کی نگہداشت کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں اور اپنی تمام مادی اور معنوی قوت سے اس کی حفاظت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا کر شرف و عزت سے زندگی گزارنے کا عہد کر چکے ہیں۔ ومن اللہ التوفیق۔

قضیہ فلسطین کی بابت حضرت نور المشائخ قدس سرہ

کی ایک تقریر ۱۳۲۸ھ

الحمد لله نحمدہ ونستعينه ونستغفره واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان سيدنا محمداً عبداً ورسوله ارسله بالهدى والنور والبرهان وهو الذي كان امام المجاهدين ورحمة للعالمين وسيد المرسلين صلوات الله عليه وعلى آله وصحبه نجوم الهدايت في الدين.

” ارشاد نبوی ہے کہ مومنین کی مثال آپس کی محبت کے سلسلہ میں ایک جسم کی طرح ہے۔ اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو تمام جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔“

فلسطین اور ارض مقدسہ کا قضیہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا تعلق تمام عالم اسلام سے ہے اور یہ زیادتی تمام مسلمانوں پر ہے اس کے علاوہ مسجد اقصیٰ اور حرم صحرہ کا وفاق تمام دنیا کے مسلمانوں پر واجب ہے اور عرب حکومتوں کے تمام سربراہ فلسطین کے اس موجودہ حادثہ کیلئے جوابدہ ہیں۔

افغانستان کے تمام قبائلی۔ ان کے مرد، ان کی عورتیں
 ان کے جو ان اور ضعیف اللہ کے فضل سے ظالم یہودیوں کے
 خلاف اپنے عرب بھائیوں کی مدد کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔
 اللہ تبارک تعالیٰ یہودیوں کو ذلیل کرے۔ آئیں! چونکہ یہ جہاد
 تمام دنیا کے اسلام پر عموماً اور عربوں پر خاص طور پر واجب
 ہے۔ اسلئے کہ جنہوں نے اسلام کو اپنے دین کی حیثیت سے پسند کر لیا
 ہے ان پر لازم ہے کہ وہ دین کو خالص رکھیں اور اپنے نفس کو اور
 اعمال کو نفاق و تناقض سے پاک کریں۔

جہاد فلسطین اور ارض مقدسہ کو آزاد کرانا تمام مسلمانوں
 پر واجب ہے۔ یہ ضروری ہے کہ وہ یہودی غلبہ کی بیخ کنی کیلئے
 ایک عظیم انقلاب برپا کریں۔ یہ ظالم یہودی اور فجار نصرانی ہی
 ہیں جنہوں نے اللہ کی زمین پر فساد برپا کر رکھا ہے اور مسلمانوں
 کے حقوق سے کھیلنے رہتے ہیں اور خاص کر فلسطینی عربوں کے حقوق
 غصب کر رکھے ہیں۔ اسلئے تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کافروں
 سے ان کی فکری اور عملی امامت چھین لیں۔ ہمیں اس خون کو نہیں
 بھولنا چاہیے جسے ہمارے بھائیوں کی سرزمین پاک میں بہائے
 گئے ہیں، نہ ان مسجدوں کو بھولنا چاہیے جن کو ان ظالموں نے

شہید کر ڈالا اور نہ ان عصمتوں کو فراموش کرنا چاہیے جن کی
 آبروریزی کی گئی ہیں۔ لہذا مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ
 اللہ کی مدد پر بھروسہ رکھ کر یہودی اور نصرانی غلبہ کے خلاف
 اس وقت تک جہاد جاری رکھیں یہاں تک کہ یہ زمینیں مفسدوں
 سے پاک ہو جائیں اور ان مومنین کے قبضہ میں آجائیں جو اللہ،
 رسول اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، دین حق کو اپناتے
 ہیں اور اللہ کی سر زمین پر سرکشی اور فساد کی نیت نہیں
 رکھتے ہیں۔

آخر میں افغان قبائل ظاہر اور باطن میں یہ اعلان کرتے
 ہیں کہ اے فلسطین! ہم حاضر ہیں۔ اے مہیظ معراج النبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہم حاضر ہیں۔ ہم تجھے ظالم یہودیوں سے نجات
 دلانے کیلئے حاضر ہیں اور ہم اس عظیم معرکہ میں اپنی جان اور
 مال سے جہاد کریں گے جیسا کہ اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
 ”نکل پڑو، بلکہ یا سجاری ہو کر یعنی ہتھیار بند یا بغیر ہتھیار کے،
 اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرو۔ اللہ تعالیٰ
 ہمیں اس عمل کی توفیق اور ہدایت کرے۔ آمین۔“

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد

حضرت مولانا نور المشائخ قدس سرہ کی ایک تقریر جو

جو آپ نے نور المدارس، غزنی میں، دوسرے

یوم تاسیس کے موقع پر فرمائی

۱۳۶۱ھ

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين
اياك نعبد واياك نستعين اهدنا الصراط المستقيم والصلوة
والسلام على خاتم النبيين وسيد المرسلين وعلى آله واصحابه
ناشر الدين القويم.

یہ داعی اسلام اور خادم علم، خداوند علیم کا شکر ادا کرتا ہے
کہ مدرسہ نور المدارس کے دوسرے تعلیمی سال کا آغاز
کر رہا ہوں۔

میرے عزیز سامعین (سننے والے) اس مدرسہ اور دانشگرہ
کی بنا کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ علوم اسلامیہ کی ترقی ہے
جو مسلمان تعلیم حاصل کر رہے ہیں انہیں روح قرآن اور حقائق
اسلام سے آشنا کرنا ہے اور اس مدرسہ کا نصاب مرتب کرنے

میں بھی انہی مقاصد عظیم کو حتی المقدور مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس عالم بشریت میں نئے نئے تغیرات رونما ہو رہے ہیں اور ہر شعبہ حیات میں نئی نئی دہائی، ترقیاں اور ایجادیں منظر عام پر آرہی ہیں اور یہ جہد اور ارتقاء مقام انسانیت کی کیفیات حیاتہ کے عین مطابق ہیں کیونکہ دنیا معنوی اور دنیاوی مفادات سے بہرہ ور ہو تو امن عامہ وجود میں آتا ہے اور جب امن عامہ کی حکومت قائم ہو جائے تو وفاہیت عامہ کا اس سے ظہور لازمی ہے اور جب یہ صورت ہوتی ہے تو دوسرے تمام اختلافات نسلی اور عقائد کا تضادم ختم ہو کر ایک عالم صلح اور دنیا کے مودت کا ظہور ہوتا ہے مگر اس کو ہر گز اس بہا کے حصول کا مدار علم اور ارتقاء مقام برگزیدہ علم ہے۔

دین مبین اسلام کا مقصد بھی انہی تینوں چیزوں سے وابستہ ہے۔ اولاً توجہ توحید حق جل شانہ دیگر ترقی علم اور ثالثاً دنیا میں قیام امن اور صلح۔ اس لئے پہلی مہم یہ ہے کہ مسلمان دین حنیف کے ذریعہ انسانی ترقی اور امن عالم قائم کرنے کی کوششوں میں دوسروں سے بازی لے جائے۔ البتہ مذکورہ تینوں اصولوں کو قرآن کی تائید حاصل ہونا ضروری ہے اور جب یہ قرآن کریم

سے ثابت ہو جائے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت اور اس کی خدمت کریں اور مسلمان بچوں کی اسی اصول پر تربیت کریں اور اسی لئے اس دارالعلوم کے دستور ایسے ہی ہیں۔ ان باتوں کو خاص طور پر مد نظر رکھا گیا ہے تاکہ جو علماء اس مدرسہ سے فارغ ہو جائیں تو زندگی کے مختلف شعبوں میں اسلامی تمدن کی ایک مثال بنیں اور اگر ہم اپنے اس اہم مقصد میں کامیاب ہو گئے تو یہ ہمارے لئے نجات دارین کا بڑا وسیلہ ثابت ہو گا۔ فی الحال ہم نے ابتدائی اقدامات عمل میں لئے ہیں مگر جب مستقبل میں مقصد حیات کی طرف ہمارے قدم آگے اٹھیں گے تو وہ ایک محمود صورت ہو گی۔ ہمارے سلف جو ہمارے لئے مایہ افتخار ہیں انہی اصولوں پر بہرہ مند تھے جنکی رہنمائی میں عالم بشریت بہرہ مند ہے اور مشرق و مغرب انکے علمی اور عملی ورثہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے اور پرانے سب کو اس کا اعتراف ہے یہ دائمی اسلام ہے اور بلکہ، نیاز مندی و عجز و انکسار و بکرمت رحمتہ العالمین دعا کرتا ہوں کہ یہ دینی تعلیم گاہ نور المدارس فاروقی ہماری اس مملکت افغانستان دین حنیف کے تمدن و ثقافت کا مرکز بنے اور

اس سے فیض یاب علماء قرآن کریم کے حقیقی پیرو ہوں اور
افغانستان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے عزیز ہوں
باکریاں کار ہادشوارنیت
تائیدہ یاد قرآن و ترقی بانور المدارس

حضرت نور المشائخ قدس سرہ

کے چند ارشادات عرفانی

سوال :- توحید و وجود کی کیفیت کیا ہے؟

جواب :- توحید و وجود ایک حال اور ابتدائی معرفت ہے اور
توحید کی اکثر قسمیں علم الیقین کے مرتبہ میں ظاہر
ہوتی ہیں۔ یعنی سالک اس وقت تک عین الیقین
اور حق الیقین سے بہرہ ور نہیں ہوتا اور اس کا مشہود
عالم تکوین سے اوپر نہیں جاتا بلکہ ممکن اور واجب
کے درمیان فرق کرنے سے بھی عاجز ہوتا ہے اگرچہ
ایک نوع توحید عین الیقین میں بھی ظاہر ہوتی
ہے لیکن توحید شہودی کی معرفت اس طرح ہے کہ

عارف کے شہود کا ذات باری تعالیٰ سے تعلق ہو گیا ہو، اور عالم اس کے شہود سے باہر ہو گیا ہو اور یہ عین الیقین کا مرتبہ ہے اور حق الیقین کا درجہ ان دونوں مراتب کے اونچا ہے۔ اور حق الیقین یہ ہے کہ عارف عین الیقین کے بعد مراتب وجود اور ممکن و واجب کی کیفیات کا بہ نسبت کامل مشاہدہ کر سکے۔

سوال ۱۔ علم الیقین اور عین الیقین ایک دوسرے کی ضد ہیں کیونکہ علم الیقین ممکنات کا شہود ہے اور عین الیقین مراتب وجود کے شہود کا نام ہے۔ پھر یہ دونوں معرفتیں ایک جگہ کس طرح جمع ہو سکتی ہیں؟

جواب ۱۔ سالک کے دل لطائف ہیں جہاں ایک مقام میں یقین کی تینوں انواع جمع ہوتی ہیں مگر روح ... عین الیقین میں رہتی ہے اور نفس علم الیقین میں اس طرح دونوں کا ایک جگہ جمع ہونے کا امکان باقی نہیں رہتا۔

بہار عالم حسنش دل و جان تازہ می دار
برنگ اصحاب صورت را بہ بوار باب معنی را

” اس کے عالم حسن کی بہار دل اور جان کو تازہ رکھتی ہے۔ اصحاب صورت کو رنگ سے اور اصحاب معنی کو بو سے۔“

ارشاد دوم

سوال :- باری تعالیٰ کے اسماء اور صفات کے کتنے درجے ہیں؟
 جواب :- اول مراتب ظلال ہیں اور دوسرے مراتب صفات ہیں۔ سوم مراتب شیونات ہیں اور چوتھے مراتب اعتبارات ہیں۔ وصول بظلال کا تعلق ولایت صغریٰ سے ہے۔ اور وصول بہ نمود صفات کا تعلق ولایت کبریٰ سے ہے۔ کیونکہ یہ ولایت انبیاء عظام ہے اور وصول بہ شیونات ذاتیہ کا تعلق ملائکہ اعلیٰ سے اور وصول بہ مراتب ذات باری تعالیٰ کمالات نبوت سے تعلق رکھتا ہے۔ صفات و شیونات اور اعتبارات میں یہ فرق ہے کہ صفات وجود کو خارج از ذات باری تعالیٰ مانتے ہیں اور شیونات ذات باری تعالیٰ سے منتزع ہیں اور اس کا کوئی خارجی

وجود نہیں ہے۔ اسلئے شیون کا مرتبہ صفات سے بلند
تر ہے اور اعتبارات بھی ذات باری تعالیٰ سے منتزح
ہیں۔ شیون و اعتبارات کے فرق کا تعلق عارف کے
ادراک سے ہے۔ اگر عارف مشاہدہ کرتا ہے کہ
انتزاعِ علم یا قدرت یا کوئی صفت باری تعالیٰ کی
آٹھ صفتوں میں سے منتزح ہیں تو اس قسم کے مشہود
کو شیونات کہا جائے گا۔ اور اگر عارف یہ سمجھے کہ ایک
صفت ذات باری سے منتزح ہوئی اور اسکا یقین
اس کے ادراک میں نہیں آتا تو اس قسم کو کیفیت
واردہ مع اعتبارات مانا جاتا ہے۔ لیکن اعتبارات کا
درجہ شیونات سے اوپر ہے اسلئے کہ جس اندازہ سے
عارف باری تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اس مرتبہ کی
بے کیفی کی وجہ سے اسکے ادراک کا سرور کم ہو جاتا ہے
البتہ باری تعالیٰ کی ذات ان مراتب سے بہت بلند ہے۔
مگر ہر بات اور نکتہ کا ایک موقع اور محل ہوتا ہے۔ پس
فرق سمجھ میں آنا چاہیے۔ والسلام علی من التبع
الہدیٰ۔

حضرت مولانا نور المشائخ قدس سرہ

۷

چند اجتماعی کلمات یعنی پند و نصائح

- (۱) کینہ اور نفرت سے ہمیشہ غم حاصل ہوتا ہے اور یہاں تک ہوتا ہے کہ جس سے نفرت کی جائے اس کو توجیح پہنچتا ہے مگر اہل کینہ بھی اذیت سے نہیں بچتا ہے۔
- (۲) مسلمانوں کو وہ کام کرنا چاہیے جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو۔
- (۳) کینہ سے شخصیت بدل جاتی ہے اور روح تاریک ہو جاتی ہے۔
- (۴) میرا یہ اعتقاد ہے کہ مسلمان سب یکساں پیدا ہوئے ہیں اور یہ ایک بدیہی حقیقت ہے۔
- (۵) دنیا کا حال تغیر پذیر ہے مسلمانان عالم اگر غور کریں کہ دنیا میں الگ الگ اور تنہا تنہا زندگی بسر کریں تو اسکی مثال ایسی ہی ہوگی جس طرح ایک شخص پر حال طاری ہو اور وہ سو جائے۔

حضرت نورالمشائخ قدس سرہ کا

منظوم کلام

۱۔ عارفوں سے تعلق اور عالم بالا

کی محبت کی بابت

بہزم عارفان پروانہ می باش
اگر خواہی کہ یابی وصل و لدار
گلشن بلبل مستانہ می باش
ہمیشہ از خوشین بیگانہ می باش

ترجمہ

عارفوں کی بزم میں پروانہ کی طرح رہو
اگر محبوب کے وصل کی خواہش ہے
گلشن میں بلبل مستانہ بن کر رہو
تو ہمیشہ اپنے سے بیگانہ بن کر رہو

۲۔ جہاد، ایثار اور فنا کی ترغیب

جان نثاران را چہ محمود موت
موت را آغوش کیف زندگی
بزدلان را می بود مردود موت
زندگی را منزل مقصود موت

ترجمہ

جاں نثاروں کیلئے موت کیسی اچھی ہے
اور بزدلوں کیلئے کیا ہی مردود موت ہے

موت کی آغوش زندگی کی کیف ہے
اور زندگی کی منزل مقصد موت ہے

لاہور یونیورسٹی میں

حضرت نورالمشاخ قدس سرہ کی ایک معرکتہ الاراقریہ

(۱۶ جنوری ۱۹۴۹ء)

الحمد لله وسلام على عباده الذين الصطفى۔
 فقیر کی ایک بڑی آرزو مسلمانان عالم کی سعادت سے
 متعلق ہے۔ آج اتحاد اسلامی کا مسئلہ وقت کا اہم ترین
 مسئلہ ہے۔ اگر دوسری جنگ عظیم کے بعد ممالک اسلامی
 کو جغرافیائی یگانگت میسر ہوئی ہے، اسکے نتیجہ میں اسلام کے
 حیات اجتماعی کے مسائل خواہ دینی ہوں، اخلاقی ہوں یا
 اقتصادی، حقیقی اتحاد کی صورت پیدا ہو جائے اور مادی اور
 معنوی مسائل کا مشترکہ حل تجویز کیا جائے تو میں کہہ سکتا ہوں
 کہ عالم اسلام کو کبھی بھی اخلاقی اور اقتصادی انحطاط پیش
 نہیں آسکتا اور نہ تو عالم اسلام پر ان کے اصولی عقائد تدریر
 منہزل سیاست مدینہ وغیرہ میں استعماری اور اشتراکی تسلط

قائم ہو سکے گا۔

دین حنیف اسلام کے مطابق عالم اسلام ایک چٹان ہے اور اسے اپنی زندگی کی منزل خود متعین کرنی ہے۔ آج مسئلہ فلسطین، کشمیر اور الجزائر عالم اسلام کے اہم ترین مسائل ہیں اور مجھے یقین ہے کہ فلسطین، کشمیر اور الجزائر کو یکے بعد دیگرے آزاد ہونا ہے مگر اس وقت تک فلسطین، کشمیر اور الجزائر کے مظلوم بھائیوں کا تحفظ مسلمانان عالم کا اولین فرض ہے۔ اسلئے اسلامی ریاستوں کا فرض ہے کہ متحد ہو کر مجلس اقوام متحدہ میں یا باہر اور جگہ اپنی نشریات میں ان بھائیوں کی آزادی کا پیر زور مطالبہ جاری رکھیں۔ یہاں تک کہ یہ بھائی استعمار کے تسلط سے آزاد ہو جائیں۔ اسکے ساتھ ساتھ وہ مسلمان بھائی جو آج مغربی یا اشتراکی ملکوں میں اور ہندوستان میں بس رہے ہیں اور مذہبی آزادیوں سے محروم ہیں انکی مذہبی آزادی کے لئے بھی عالم اسلام کو پوری جدوجہد کر لینی چاہیے اسلئے کہ ان مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی دینی آزادی کے لئے کوشش کرنا تمام مسلمانوں کے لئے ایک ایمانی اور وجدانی فرض ہے میرا ایک ہی مطمح نظر ہے اور وہ اتحاد عالم اسلام اور

اتحاد جو کہ شخصی اور جغرافیائی پد بند یوں سے الگ اور مبرا ہو۔
 اسلام میں زندگی سے متعلق قوانین مستقل طور پر موجود
 ہیں اور اس کے پاس ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس
 کے لئے وہ کسی کا دست نگر نہیں ہے، اور اسے اپنے ان قدروں
 کو دوسروں کے پیمانہ میں ناپنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔
 اسلام کی استقلالِ فکری۔ سیاسی اور اقتصادی بنیاد بہت
 ہی مضبوط ہے۔ شعر

بہارِ عالمِ حسنش دل و جان تازہ کی دارد
 رنگِ اصحابِ صورتِ را بہ بوارِ با معنی را

ترجمہ :-

اس کے حسن کی بہارِ دل و جان کو تازہ رکھتی ہے
 رنگ سے اصحابِ صورت کو اور بوسے اربابِ معنی

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

پائندہ باد اتحادِ عالمِ اسلام

رباعی اول در باب علم

علم است باعث شرف و افتخار مسلمین
 دارد زمانہ فیض زرنگار مومنین،
 روشن معرفت آمدہ عنوان مسلمین
 گل رنگ گرفتہ است ز بوستان مومنین

ترجیہ

علم مسلمانوں کیلئے باعث شرف و افتخار ہے
 مومنین کے زرنگار سے زمانہ کو فیض حاصل ہے
 مسلمانوں کا عنوان معرفت کے روشن ہے
 مومنین کے باغ سے ہی پھولوں کی رنگت ہے



رباعی دوم در باب عشق

در روزِ ازل چون آتشِ عشقِ افروخت
عاشقِ ہنرِ عشقِ ز معشوقِ آموخت
از مرتبہ ذاتِ سرزد این عشقِ و داد،
تا شعلہ ز شمع برنخواست پروانہ نہ سوخت

ترجیہ

روزِ ازل میں عشق کی آگ روشن ہوئی
عاشق نے عشق کا ہنر معشوق سے حاصل کیا
یہ عشق و داد مرتبہ ذات سے سرزد ہوتا ہے
جب تک شمع سے شعلہ نہ اٹھے پروانہ نہیں جل سکتا



رباعی سوم در باب اتحاد

انسان ہمہ یک جنس است و پیوند ہم
 روزے و در این عالم ہستند ہم
 اے کاشش کہ ناسازی و کینہ زہر کینہ
 بالفت و عشق برادری سازند ہم

ترجیہ

انسان ایک ہی جنس ہیں اور آپس میں جڑ ہوئے
 دودن کی دنیا میں مل کر ہی رہنا ہے
 کاشش کہ نا اتفاقی اور کینہ سرکے سے نکال دیں
 الفت و عشق سے آپس میں برادری قائم کریں



حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب

اے صاحب حقیقی اور میرے برگزیدہ پیغمبر۔ وہ کیا ہے جو آپ کے یہاں نہیں ہے، آپ کے حضور میں تمام نعمتیں موجود ہیں۔ آپ جسے عنایت فرمائیں اسے وہ نعمت مل جائے گی۔ آپ کی محبت جس دل میں ہو وہ سعادت دارین اور خالق حقیقی کے عشق سے بہرہ ور ہوگا۔ میں تمام بارگاہوں سے گزر چکا ہوں اور آپ کا در مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے۔ اے رحمتہ اللعالمین آپ کے آستانہ پر حاضر ہوں اور آپ کی رحمت و کرم سے مغفرت کی آرزو رکھتا ہوں۔ تاکہ یہ حقیقت کی تجلی میرے دل کو روشن کر دے اور عشق کے حقائق کی طرف رہنمائی کرے۔

بک

کتابت: یوسف عزیز شاہوانی
۶۶۸

